حج کا طریقہ اور اس کے احکام

فاروق الرحمن یزدانی
نائب مدیر ترجمان الحدیث

ان دنوں چونکہ حجاج کرام کے قافلے حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہو رہے ہیں اس لئے ادارہ ترجمان الحدیث نے اپنے ان بھائیوں کی راہنمائی کیلئے حج کے موضوع پر ترجمان الحدیث کا خصوصی نمبر شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ زیر نظر شمارہ میں حج اور قربانی کے مسائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں تاکہ سب مسلمان بھائی ان اعمال کو کتاب و سنت کے مطابق ادا کریں

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم. ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا. (آل عمران:۹۷)

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دنیاوی زندگی گزارنے کے لئے اصول اور قواعد و ضوابط بیان فرمائے ہیں جن کا نام اسلام ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان عالی ہے:

ان الدين عند الله الاسلام.

ان اصول و ضوابط میں ایک اہم ضابطہ بیت اللہ شریف کا حج کرنا ہے جو کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ ھادی کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بني الاسلام على خمس شهدة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله واقام الصلوة ايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان (بخاری ۶/۱، کتاب الایمان)

حج بیت اللہ کی ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ احادیث رسول اللہ ﷺ میں مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة (بخاری، کتاب العمرة)

عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے جو بھی ان دونوں کے درمیان ہے (یعنی دو عمروں کے درمیان جتنے گناہ ہونگے عمرہ سے وہ معاف ہو جاتے ہیں) اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔

مزید فرمایا:

ان الحج يهدم ما كان قبله (مسلم ۷۶/۱، کتاب الایمان)

بے شک حج پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ایک دفعہ امام کائنات ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه (بخاری ۲۰۶/۱، کتاب المناسک)

جو شخص اللہ کی رضا کیلئے حج کرے تو اس نے کوئی بے ہودہ بات یا کام اور فسق و فجور والا کوئی کام نہ کیا تو وہ (حج سے) اس طرح واپس لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اس کو (گناہوں سے پاک) جنا تھا۔

تمام اعمال اسی وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرتے ہیں۔ جب وہ امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ادا ہوں۔ اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام معاملات کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے مطابق گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق فرمائے۔ آمین

حج کی تین قسمیں ہیں:
۱، حج مفرد ۲، حج تمتع ۳، حج قران۔
حج مفرد: وہ ہوتا ہے جو صرف حج کیا جائے اس کے ساتھ عمرہ ادا نہ کیا جائے۔
حج تمتع: وہ ہوتا ہے کہ حج کے دنوں میں عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا اور حج کیلئے دوبارہ احرام باندھ کر حج ادا کرنا۔
حج قران: اس کو کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرنا۔ اکٹھا تلبیہ پڑھنا ایک ہی احرام میں حج وعمرہ ادا کرنا یعنی عمرہ کے بعد احرام کھولنا نہیں بلکہ حج ادا کر کے پھر احرام کھولنا

ان دنوں چونکہ حجاج کرام کے قافلے حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہو رہے ہیں اس لئے ادارہ ترجمان الحدیث نے اپنے ان بھائیوں کی راہنمائی کیلئے حج کے موضوع پر ترجمان الحدیث کا خصوصی نمبر شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ زیر نظر شمارہ میں حج اور قربانی کے مسائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں تاکہ سب مسلمان بھائی ان اعمال کو کتاب و سنت کے مطابق ادا کریں۔ حج کے فضائل و فوائد تو دیگر مضامین میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ زیر نظر سطور میں صرف حج کے ادا کرنے کا طریقہ اختصار سے بیان کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حج کی اقسام

سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ حج کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں تاکہ اس کو سمجھنا اور ادا کرنا آسان ہو۔ حج کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ حج مفرد ۲۔ حج تمتع ۳۔ حج قران

حج مفرد: وہ ہوتا ہے جو صرف حج کیا جائے اس کے ساتھ عمرہ ادا نہ کیا جائے۔

حج تمتع: وہ ہوتا ہے کہ حج کے دنوں میں عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا اور حج کیلئے دوبارہ احرام باندھ کر حج ادا کرنا۔

حج قران: اس کو کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرنا۔ اکٹھا تلبیہ پڑھنا ایک ہی احرام میں حج وعمرہ ادا کرنا یعنی عمرہ کے بعد احرام کھولنا نہیں بلکہ حج ادا کر کے پھر احرام کھولنا۔ ان میں سے حج تمتع کرنا افضل ہے۔

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ:

اس تقسیم کے بعد اب ضروری ہے کہ حج کا طریقہ بیان کئے سے پہلے عمرہ ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے تاکہ حج تمتع یا حج قران کرنے والے بھائیوں کیلئے مسئلہ سمجھنا آسان ہو۔

عمرہ ادا کرنے والے حضرات اگر تو میقات (وہ جگہ جہاں سے حاجی احرام باندھتے ہیں) کے باہر سے آرہے ہیں تو میقات پر احرام باندھیں گے اور اگر میقات کے اندر رہتے ہیں تو وہ جہاں ہیں وہیں (اپنے گھر) سے ہی احرام باندھ لیں ان کو میقات پر آنے کی ضرورت نہیں البتہ جو لوگ حرم کی حدود میں رہتے ہیں ان کے متعلق اختلاف ہے بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ وہ بھی اپنے گھر ہی سے احرام باندھ لیں اور بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کو حرم کی حدود سے باہر نکل کر احرام باندھنا چاہیے احتیاط اسی میں ہے کہ اہل حرم، حرم کی حدود سے باہر نکل کر احرام باندھیں۔ واللہ اعلم بالصواب

احرام کیا ہے؟

حج یا عمرہ کی ادائیگی کا پہلا رکن احرام باندھنا ہے۔ احرام حقیقت میں تو اس نیت اور ارادے کا نام ہے جو حاجی یا معتمر اپنے دل سے کرتا ہے۔ کیونکہ نیت کا تعلق دل سے ہی ہے البتہ اس کے اظہار کیلئے دو چادریں بطور لباس استعمال کی جاتی ہے جو اس بات کا اظہار و اقرار ہوتا ہے کہ یہ شخص ہمہ قسم کے دنیاوی معاملات سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کیلئے اس کے گھر کی طرف جا رہا ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ:

حج یا عمرہ ادا کرنے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو چادریں لے کر ایک کو بطور تہہ بند باندھا جائے اور دوسری اوپر اوڑھ لی جائے مگر سر ننگا رکھا جائیگا۔

احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا اور خوشبو استعمال کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ پھر اگر نماز کا وقت ہے تو نماز کے بعد احرام باندھا جا سکتا ہے۔ اس کیلئے الگ نفل پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر نماز کے وقت کے علاوہ احرام باندھنا ہے تو وضوء کر کے دو نفل ادا کر کے احرام باندھنا چاہئے۔

احرام باندھنے سے قبل: اللھم لبیک عمرۃ کے الفاظ سے اپنی نیت اور ارادے کا اظہار کیا جائے۔ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پکارنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور فضیلت بھی بیان فرمائی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مامن ملب یلبی الا لبی ما عن یمینه وشماله من حجر او شجر او مدرحتی تنقطع الارض من هاهنا وهاهنا (ابن ماجه ، کتاب المناسک)

جب کوئی تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر، درخت اور کنکر بھی تلبیہ پکارتے ہیں: (بلند آواز سے صرف مرد تلبیہ پکاریں عورتیں آہستہ آواز سے ہی یہ الفاظ ادا کریں)

تلبیہ کے الفاظ:

رسول اللہ ﷺ ان الفاظ سے تلبیہ پکارتے تھے:

لبیک اللهم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لک لا شریک لک (بخاری، کتاب المناسک)

اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں اور تمام نعمتیں تیری عطا کی ہوئی ہیں اور بادشاہی بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ کہنے کے بعد جو مناسب سمجھیں دعا کر سکتے ہیں جن کو عربی دعائیں یاد ہوں وہ عربی میں پڑھ لیں جو عربی نہیں جانتے وہ کسی دوسری زبان میں بھی دعا کر سکتے ہیں لیکن اس کیلئے ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

بیت اللہ میں پہنچ کر طواف کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دیا جائے اور اپنی اوپر والی چادر کا ایک حصہ دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر دائیں کندھے کو ننگا کر لیا جائے اور بیت اللہ شریف کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جائے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ یا چھڑی حجر اسود کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کو بوسہ دے دیں اور اگر ہاتھ یا چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا ہی کافی ہے۔ اس موقعہ پر دھکم پیل اور دوسروں کو تنگ کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔ پھر دائیں جانب سے طواف شروع کریں (یعنی طواف کرتے ہوئے بیت اللہ شریف آپ کی بائیں جانب ہو) اس طرح سات چکر مکمل کریں (ایک چکر حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود تک پہنچنے سے پورا ہوتا ہے) ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں یعنی بوسہ دیں یا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی لگا کر اس کو بوسہ دے لیں اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف اشارہ کر دیں۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں دھڑکی چال چلیں (یعنی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائیں اور تیز حرکت کریں جیسے عام طور پر ورزش میں کیا جاتا ہے) اس کو رمل کہتے ہیں۔ باقی چار چکر عام درمیانی چال چلتے ہوئے مکمل کریں۔ دوران طواف ذکر اذکار استغفار کریں یا کوئی بھی دعا پڑھیں کیونکہ طواف کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار (ابو دائود ۱/۲۶۰، کتاب المناسک)

اے ہمارے رب ہم کو دنیا و آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لے (آمین)

جب سات چکر پورے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں اس کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے یا اس کے قریب یا پھر جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص

بیت اللہ میں پہنچ کر طواف کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دیا جائے اور اپنی اوپر والی چادر کا ایک حصہ دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر دائیں کندھے کو ننگا کر لیا جائے اور بیت اللہ شریف کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جائے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ یا چھڑی حجر اسود کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کو بوسہ دے دیں اور اگر ہاتھ یا چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا ہی کافی ہے

پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے پھر آب زمزم پئیں۔ آب زمزم کھڑے ہوکر بھی پیا جا سکتا ہے اور اس موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا پڑھنا ثابت نہیں۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔

اللھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، نفع بخش علم، بہت رزق اور ہر بیماری سے شفا کا۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا:

ماء زمزم لما شرب له (ابن ماجه، كتاب المناسك)

آب زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر کوئی بھی دعا کی جا سکتی ہے۔

اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں پھر: ابداء بمام بدء الله به کہتے ہوئے صفا پہاڑی پر آجایئے، اور پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اس آیت کی تلاوت کرنی چاہئے:

ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم

بے شک صفا اور مروہ (پہاڑیاں) اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے اور جو کوئی نفلی طور پہ یہ نیکی کرے تو اللہ تعالی قدر دان ہے جاننے والا ہے۔ اس کے بعد صفا پہاڑی پر کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہوکر تین مرتبہ یہ الفاظ کہے جائیں:

الله اكبر الله اكبر، الله اكبر لااله الاالله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده (مسلم ۱/۳۹۵، كتاب الحج)

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ تعالی کے سوا کوئی الہ (معبود) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے تمام تعریفیں بھی اس کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلئے ہی تمام لشکروں کو شکست دی۔ اس کے بعد صفا سے مروہ پہاڑی تک جائیں یہ ایک چکر ہوگا پھر مروہ سے واپس صفا پر جائیں تو یہ دوسرا چکر ہوگا اسی طرح سات چکر پورے کئے جائیں۔ سبز ستونوں کے درمیان مردوں کو دوڑنا چاہئے اور دوران سعی (چکر لگاتے وقت) جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں وہ پڑھی جائیں۔ صفا مروہ کی سعی کے بعد مرد حضرات سر کے بال منڈوائیں یا کٹا دیں اور خواتین چند ایک بال تھوڑے سے کاٹ لیں۔ اب عمرہ کے تمام ارکان ادا ہوگئے اس کے بعد احرام کھول کر عام کپڑے پہن لیں اور اب وہ تمام کام جو احرام کی حالت میں منع تھے وہ کرنے جائز ہوگئے۔

حج کرنے کا طریقہ

اوپر جو طریقہ بیان ہوا ہے وہ صرف عمرہ ادا کرنے کا طریقہ تھا چونکہ عمرہ میں کوئی خاص دن یا وقت مقرر نہیں ہے یہ کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے برعکس حج کے مخصوص اوقات ہیں جن میں ارکان حج کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ تو اب ذیل میں حج افراد یا مفرد ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے البتہ جو امور (باتیں) حج اور عمرہ کی مشترکہ ہیں اختصار کی وجہ سے ان کی طرف صرف اشارہ ہی کیا جائیگا۔ کیونکہ وہ چیزیں عمرہ کے طریقے میں بالتفصیل ذکر ہو چکی ہیں۔

حج کے مہینوں میں میقات سے احرام باندھنا (آج کے دور میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے اپنے ملک کے ایئر پورٹ سے ہی احرام باندھ سکتے ہیں البتہ وہ نیت میقات پر پہنچ کر کریں گے) احرام سے قبل اللھم لبیک حجا کہہ

> بعض لوگ عرفات میں جا کر نہ تو نمازیں جمع کرتے ہیں اور نہ ہی قصر کر کے پڑھتے ہیں (ایسا کرنے والے لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کی مخالفت کرتے ہیں) حتی کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو کبھی رش اور کبھی مسجد کی دوری جیسے بہانے سنا سنا کر باجماعت نماز پڑھنے سے محروم کر دیتے ہیں

کر اپنی نیت اور ارادے کا اظہار کیا جائے۔ باقی احرام کے متعلقہ تمام امور وہی ہیں جو عمرہ کے احکام میں بیان ہوئے ہیں۔ مکہ المکرمہ میں آ کر بیت اللہ کا طواف کرنا چاہے اس کو طواف تحیہ یا قدوم کہتے ہیں۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ظہر سے پہلے پہلے آدمی منی میں پہنچ جائے اگر کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو جائز ہے۔ منی میں پانچ نمازیں، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، (۸ ذی الحجہ کے دن کی) اور نماز فجر (۹ ذوالحجہ کی) باجماعت قصر کر کے ادا کی جائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله ﷺ فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس (مسلم ۳۹۶/۱، كتاب الحج)

جب ترویہ (۸ ذوالحجہ) کا دن آیا تو صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا اور منی کی طرف روانہ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی سواری پر نکلے اور منی میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کیں۔ سورج طلوع ہونے تک قیام فرمایا، حضرت حارثہ بن وهب الخزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

صليت خلف رسول الله ﷺ بمنى والناس اكثر ما كانوا فصلى ركعتين فى حجة الوداع (مسلم ۲۴۳/۱، كتاب الصلوة، باب صلوة المسافرين وقصرها)

میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر منی میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور بھی بہت سے لوگ تھے آپ نے صرف دو رکعتیں پڑھائیں۔

۹ ذی الحجہ کو سورج کے طلوع ہونے کے بعد ذکر کرتے ہوئے تلبیہ پکارتے ہوئے یا لا اله الا الله الله اکبر اور سبحان الله کا وظیفہ پڑھتے ہوئے عرفات کے میدان کو روانہ ہو جائیں اور اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حجاج کرام کو عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

منی سے آتے ہوئے میدان عرفات میں داخل ہونے سے پہلے وادی نمرہ میں زوال آفتاب تک رکیں اور زوال آفتاب کے بعد عرفات میں داخل ہوں یہ مستحب اور افضل ہے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں رک سکا تو زوال آفتاب سے پہلے بھی میدان عرفات میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ وادی نمرہ میں زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں پہلے امام صاحب کا خطبہ سننا چاہئے اور پھر نماز ظہر اور عصر جمع کر کے باجماعت نماز قصر (صرف دو، دو رکعت) ادا کریں اور ان دونوں نمازوں ظہر اور عصر کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھیں۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک طویل حدیث میں ہے:

فسار رسول الله ﷺ (ولا تشك قريش الا انه واقف عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع فى الجاهلية فاجاز رسول الله ﷺ) حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادى فخطب الناس...... ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شياء ثم ركب رسول الله ﷺ حتى اتى الموقف (مسلم ۳۹۷/۱، كتاب الحج)

بعض لوگ عرفات میں جا کر نہ تو نمازیں جمع کرتے ہیں اور نہ ہی قصر کر کے پڑھتے ہیں (ایسا کرنے والے لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کی مخالفت کرتے ہیں) حتی کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور سادہ لوح

بعض لوگ عرفات میں جا کر نہ تو نمازیں جمع کرتے ہیں اور نہ ہی قصر کر کے پڑھتے ہیں (ایسا کرنے والے لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کی مخالفت کرتے ہیں) حتی کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو کبھی رش اور کبھی مسجد کی دوری جیسے بہانے سنا سنا کر باجماعت نماز پڑھنے سے محروم کر دیتے ہیں یہ صریحاً رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے اس لئے ایسا کرنے والے اور خلاف سنت تعلیم دینے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے

لوگوں کو کبھی رش اور کبھی مسجد کی دوری جیسے بہانے سنا سنا کر باجماعت نماز پڑھنے سے محروم کردیتے ہیں۔ پاکستان سے جانے والے حجاج کرام کو جو کتب بطور راہنمائی دی جاتی ہیں ان میں بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ آپ نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں نہ جائیں بلکہ اپنے خیمے میں ہی بیٹھے رہیں ذکراذکار کرتے رہیں اور ظہر

کریں۔ اپنے لئے دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ زندہ وفوت شدگان مسلمان بھائیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں شریک کرتے ہوئے ان کیلئے بھی دعائیں کیجئے۔

وقوف عرفہ:

عرفات کے میدان میں یہ وقوف کرنا حج کا

وقوف عرفہ کا وقت ۹ ذی الحجہ زوال آفتاب (سورج ڈھلنے)
کے بعد شروع ہوتا ہے ۱۰، ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے پہلے تک
ہے اس سے پہلے وقوف کرنا جائز نہیں بہتر تو یہی ہے کہ ظہر، عصر،
وہاں ہی ادا کرکے بعد میں وقوف کرے لیکن اگر کوئی شخص لیٹ ہو
گیا ہے یا اس کو کوئی بھی عارضہ پیش آ گیا ہے تو طلوع فجر تک اس کو
اجازت ہے وہ کسی بھی وقت عرفات میں پہنچ کر وقوف کرسکتا ہے

کے وقت ظہر اور عصر کے وقت میں عصر کی نماز (الگ الگ) ادا کریں۔

یہ صریحاً رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے اس لئے ایسا کرنے والے اور خلاف سنت تعلیم دینے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

مسلمان بھائیو!!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے اور آپ حج کی ادائیگی کے سلسلہ میں عرفات میں پہنچے ہیں تو آپ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپنائیں۔ کیونکہ میری آپ کی بلکہ سارے جہان کی کامیابی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مبارک احکام اور طریقے پر عمل کرنے میں ہی ہے۔ ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد میدان عرفات میں وقوف کریں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں استغفار

رکن ہے اگر کسی حاجی سے یہ رہ گیا تو اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے پوری احتیاط سے کوشش کریں کہ طریقہ نبوی ﷺ کے مطابق اس کو ادا کریں اس کا وقت ۹ ذی الحجہ زوال آفتاب (سورج ڈھلنے) کے بعد شروع ہوتا ہے ۱۰، ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے پہلے تک ہے اس سے پہلے وقوف کرنا جائز نہیں بہتر تو یہی ہے کہ ظہر، عصر، وہاں ہی ادا کرکے بعد میں وقوف کرے لیکن اگر کوئی شخص لیٹ ہوگیا ہے یا اس کو کوئی بھی عارضہ پیش آ گیا ہے تو طلوع فجر تک اس کو اجازت ہے وہ کسی بھی وقت عرفات میں پہنچ کر وقوف کرسکتا ہے۔

میدان عرفات میں جہاں بھی جگہ مل جائے وہی وقوف کرنا چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عرفة کلها موقف (مسلم) کہ عرفات کا میدان سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔

وقوف کیا ہے؟

وقف کا معنی ہے ٹھہرنا۔ احادیث میں حجاج کرام کے عرفات کے میدان میں ٹھہرنے کو وقوف کہا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہوکر اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ مبارک یہی تھا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس (مسلم، ۱/۳۹۸)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كنت رديف النبي ﷺ بعرفات فرفع يديه يدعو (نسائی کتاب الحج)

یوم عرفہ کی فضیلت:

۹ ذوالحجہ کی بہت زیادہ فضیلت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة فيقول ما اراد هؤلاء (مسلم ۱/۳۴۶، کتاب الحج)

یوم عرفہ ہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ باقی دنوں کی نسبت زیادہ بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔

اس روز اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے یہ لوگ کیا

چاہتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خیر الدعاء دعاء یوم عرفة وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر (ترمذی)

بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین کلمات جو میں نے کہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام نے کہے وہ یہ ہیں:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

غروب تک میدان عرفات میں وقوف کریں سورج غروب ہونے کے بعد بغیر نماز مغرب ادا کئے مزدلفہ کو روانہ ہوجائیں۔

مزدلفہ میں قیام:

عرفات سے واپسی پرسکون، آرام سے چلتے ہوئے مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو الگ الگ اقامتوں سے جمع کرکے پڑھیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حتی اتی المزدلفة فصلی بھا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین ولم یسبح بینھما شیئا (مسلم ۱/۳۹۸، کتاب الحج)

حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچے تو وہاں آپ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ مزدلفہ میں بھی عرفات کی طرح نمازیں قصر ہی ادا کی جائیں گی۔ صبح فجر کی نماز معمول سے ہٹ کر وقت سے کچھ پہلے اندھیرے میں ہی ادا کرلینی چاہئے اور نماز کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا چاہیے بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ مشعر الحرام کے قریب کھڑے ہوکر دعائیں کی جائیں لیکن اگر جگہ نہ ملے تو حجاج کرام مزدلفہ میں جہاں جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہیں کھڑے ہوکر دعائیں کرسکتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منی کو روانہ ہوجائیں اگر کسی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح عورتیں اور بچے معذور اور بیمار، مزدلفہ میں نماز فجر ادا کئے بغیر آدھی رات کو ہی منی کی طرف روانہ ہوسکتے ہیں۔

مزدلفہ سے منی آتے ہوئے بلند آواز سے تلبیہ پکارنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آرام و سکون سے یہ سفر کرنا چاہئے البتہ وادی محسر (جس جگہ اصحاب الفیل کا واقعہ پیش آیا) سے تیزی سے گزرنا چاہئے۔

منی میں واپسی

۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منی پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (جو مکہ کی جانب ہے) کو سات کنکریاں ماریں پھر اس کے بعد قربانی کی جائے اور پھر حجامت بنوائی جائے بال منڈوالئے جائیں یا صرف کٹوالئے جائیں دونوں طرح جائز ہے۔ بال منڈوانے کو حلق اور کٹوانے کو قصر کہتے ہیں البتہ حلق افضل ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ رمی جمرة العقبة ثم انصرف الی البدن فنحرھا والحجام جالس وقال بیدہ عن راسہ فحلق شقہ الایمن فقسمہ فیمن یلیہ ثم قال احلق الشق الاخر فقال این ابو طلحة فاعطاہ ایاہ (مسلم ۱/۴۲۱، کتاب الحج)

رسول اللہ ﷺ نے (مزدلفہ سے آنے کے بعد پہلے) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر آپ اونٹوں کی طرف آئے اور انہیں ذبح کیا اور (قریب ہی) حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے ہاتھ کے اشارے سے سر مونڈھنے کا حکم دیا تو اس نے آپ کی دائیں جانب کے بال مونڈھے تو آپ نے وہ بال قریب بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کردیئے پھر آپ نے فرمایا کہ دوسری جانب سے مونڈھ دو پھر آپ نے پوچھا ابوطلحہ کہاں ہے؟ (جب وہ آئے) تو آپ

> مسنہ کے علاوہ ذبح نہ کرو مگر یہ کہ تمہیں مشکل پیش آجائے تو بھیڑ کا جذعہ (کھیرا) ذبح کرلو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجبوری کے علاوہ صرف مسنہ (دودانت) جانور ہی قربانی کرنا چاہئے اگر واقعی مجبوری بن جائے تو پھر بھیڑ کی قسم سے چھترا یا دنبہ کھیرا جذعہ قربانی دیا جاسکتا ہے۔ بکرا، اونٹ، گائے تو مجبوری کی حالت میں بھی کھیرے قربانی نہیں کئے جاسکتے

نے وہ بال ان کو دے دیئے۔

۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ میں مذکورہ ارکان اسی ترتیب سے ادا کرنے چاہئیں لیکن اگر غلطی سے ان میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی حرج نہیں۔

طواف زیارت:

قربانی اور حجامت سے فراغت پر حاجی کیلئے بیوی کے علاوہ باقی وہ تمام امور جائز ہو جاتے ہیں جو احرام کی حالت میں منع تھے مثلاً خوشبو وغیرہ استعمال کرنا۔

اسکے بعد مکہ مکرمہ آ کر بیت اللہ کا طواف کریں جس کو طواف زیارت یا طواف افاضہ کہتے ہیں۔ اور حج کا رکن ہے اگر رہ جائے تو حج ادا نہیں ہو گا البتہ اس میں اتنی گنجائش ہے کہ اگر کوئی آدمی یہ طواف کسی شرعی عذر کی وجہ سے 10 ذوالحجہ کو نہ کر سکے تو ۱۳ ذی الحجہ تک کسی بھی دن کر سکتا ہے۔

طواف زیارت کرتے ہوئے رمل نہیں کرنا چاہئے اور طواف کے بعد آب زمزم پینا چاہئے، صفا و مروہ کی سعی بھی کرے جیسا کہ طریقہ مذکورہ ہو چکا ہے۔ (۱۰، ۱۱ کی درمیانی رات) منیٰ میں واپس آ کر گزاری جائے منیٰ سے باہر رات گزارنے کی صورت میں ایک قربانی بطور کفارہ کرنا واجب ہے۔

ایام تشریق:

ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔ ان دنوں کی راتیں حجاج کرام کو منیٰ میں گزارنا ہوتی ہیں اور ہر روز زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات (جمرہ اولیٰ، وسطیٰ، عقبہ) کو ہر روز کنکریاں مارنا (یاد رہے کہ ۱۰ ذوالحجہ کو مزدلفہ سے واپسی پر جمرہ عقبہ کو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاتی ہیں مگر باقی تین دن زوال کے بعد ماری جائینگی) اس دوران کثرت سے اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ کا وظیفہ کرنا چاہئے اس کے علاوہ کوئی اور مسنون ورد وظیفہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی آدمی روزانہ مکہ آ کر دن کے وقت رمی جمار کے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہیں اور رمی کریں (کنکریاں ماریں) بیت اللہ کا طواف کر لیا کریں تو یہ اس کیلئے بہتر ہے ضروری نہیں۔ یاد رہے کہ جمرات کو کنکریاں مارتے وقت جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا چاہئیں لیکن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر بغیر وہاں ٹھہرے واپس آ جانا چاہئے۔

طواف وداع:

۱۳ ذوالحجہ جمرات کو کنکریاں ماردی جائیں تو اب مکہ واپس آ کر بیت اللہ کا طواف کریں آب زمزم پئیں اور صفا مروہ کی سعی کریں اس کو طواف وداع کہتے ہیں۔ اور یہ اس وقت کرنا چاہئے جب مکہ مکرمہ سے اپنے شہر یا ملک کو رخصت ہونے کا ارادہ اور تیاری ہو یہ طواف بھی واجب ہے اگر یہ رہ گیا تو اسکے بعد میں ایک قربانی کا جانور ذبح کرنا ہوگا۔

حج تمتع:

گذشتہ سطور میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ حج تمتع اس حج کو کہتے ہیں کہ جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی ادا کیا جائے اور پھر عمرہ اور حج ادا کرنے کا طریقہ بالتفصیل اور بالترتیب ذکر ہو چکا ہے۔ جس کو دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں صرف اتنا عرض کرنا مقصود ہے۔ کہ اشہر حج (شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے آٹھ دنوں میں حج تمتع کی نیت سے عمرہ ادا کرے خواہ کسی مہینے اور کسی دن ادا کرے کیونکہ آٹھ ذوالحجہ سے تو حج کے مناسک کی ادائیگی شروع ہو جاتی ہے۔ اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دے اور حج کے دنوں کا انتظار کرے اور ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کے مناسک ادا کرے۔ (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے) تو اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔ تمتع کا معنی ہے فائدہ اٹھانا اس شخص نے ایک تو حج کے ساتھ عمرے کا فائدہ اٹھایا ہے اور دوسرا درمیان میں احرام کھول کر کئی دنیاوی فائدے بھی اٹھانے ہیں اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔

حج قران:

حج قران ادا کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو حج تمتع کا ہے کہ پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور بعد میں حج کے مناسک ادا کئے جائیں فرق ان دونوں میں صرف اتنا ہے کہ حج تمتع کرتے ہوئے عمرہ کر کے احرام کھول دیا جاتا ہے مگر قران میں عمرہ ادا کر کے احرام کھولتے نہیں بلکہ احرام کی حالت میں ہی حج کے دنوں کا انتظار کیا جاتا ہے اور پھر حج کر کے احرام کھولا جاتا ہے باقی تمام امور اس طرح ادا کرنے ہیں جیسا کہ حج اور عمرہ کے طریقہ میں الگ الگ تفصیل سے بیان ہو چکے ہیں۔

قربانی:

حج تمتع اور حج قران کرنے والوں پر قربانی کرنا فرض ہے۔ اگر کسی کے پاس قربانی کی گنجائش نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے تین روزے تو ایام حج (۱۱، ۱۲، ۱۳، ذوالحجہ) میں رکھے اور سات روزے جب گھر (اپنے ملک یا شہر) میں واپس آ جائے۔ ارشاد رب العزت ہے:

فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام في الحج وسبعة اذا رجعتم

تلک عشرة کاملة

• البقرہ:۱۹۶) جو شخص عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھائے اس پر جو میسر ہو قربانی ہے۔ جو شخص قربانی نہ پائے وہ تین روزے ایام حج میں اور سات واپس آ کر رکھ لے یہ مکمل دس ہیں۔

قربانی کا جانور موٹا تازہ اور مسنۃ (دو دانت والا یعنی جس کے سامنے والے دو دانت گر کر دوبارہ اگے ہوں) ہونا چاہئے۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تذبحوا الامسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جزعة من الضان (مسلم ۲/۱۵۵، کتاب الاضاحی)

مسنہ کے علاوہ ذبح نہ کرو مگر یہ کہ تمہیں مشکل پیش آ جائے تو بھیڑ کا جذعہ (کھیرا) ذبح کرلو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجبوری کے علاوہ صرف مسنہ (دو دانت) جانور ہی قربانی کرنا چاہئے اگر واقعی مجبوری بن جائے تو پھر بھیڑ کی قسم سے چھترا یا دنبہ کھیرا جذعہ قربانی دیا جا سکتا ہے۔ بکرا، اونٹ، گائے تو مجبوری کی حالت میں بھی کھیرے قربانی نہیں کئے جا سکتے۔ نیز یہ قربانی حجاج کرام میں سے حج تمتع یا حج قران والوں پر فرض ہے۔ حج مفرد (اکیلا) حج کرنے والوں کیلئے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ اب آخر میں چند ضروری امور اشارۃً بیان کئے جاتے ہیں:

ارکان حج

حج کے ارکان چار ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی رہ گیا ادا نہ ہو سکا ہو تو حج نہیں ہوگا۔

۱۔ احرام

۲۔ وقوف عرفہ

۳۔ طواف زیارت

۴۔ سعی (حج تمتع یا قران کرنے والا دو سعی کریگا ایک عمرہ کی اور دوسری حج کی۔ حج ادا کرنے والے پر صرف ایک سعی فرض ہے)

واجبات حج:

واجبات حج سے مراد ہے کہ یہ چیزیں ادا کرنا فرض ہیں۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی عمل رہ گیا تو اس کے بدلے میں قربانی بطور فدیہ دی جائیگی جس سے اس کمی کی تلافی ہو جائیگی۔ جبکہ ارکان میں سے کسی رکن کے رہ جانے کی صورت میں قربانی اس کا بدل نہیں بن سکتی۔

۱۔ میقات سے احرام باندھنا ۲۔ مغرب تک عرفات میں وقوف کرنا ۳۔ سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک مزدلفہ میں رات گزارنا ۴۔ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا ۵۔ جمرات کو کنکریاں مارنا ۶۔ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد حجامت بنوانا ۷۔ طواف وداع کرنا۔

شرائط حج

اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر حج فرض کیا ہے۔ کچھ لوگ اخراجات تو برداشت کر سکتے ہیں مگر کوئی دوسری رکاوٹ یا عارضہ پیش آ جاتا ہے تو جب تک یہ عارضہ اور رکاوٹ دور نہیں ہو جاتی اس وقت تک ان سے یہ فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں چند شرائط جن کا حج کی فرضیت کیلئے پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ صاحب استطاعت ہونا

غریب اور فقیر آدمی پر حج فرض نہیں ہے۔

۲۔ آزاد ہونا، غلام پر حج فرض نہیں ہے۔

۳۔ عاقل ہونا، بیوقوف اور پاگل پر حج فرض نہیں ہے۔

۴۔ بالغ ہونا، نابالغ بچے پر حج فرض نہیں اگر کوئی کریگا تو اس کا اجر اس کے والدین کو ملے گا۔ اور اسے بلوغت کے بعد صاحب طاقت ہے تو حج ادا کرنا ہوگا۔

۵۔ مسلمان ہونا۔

۶۔ صحتمند ہونا

راستہ کا پر امن ہونا، اگر راستے میں جان کا خطرہ ہو تو پھر بھی حج کا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔

حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہونا، اگر حکومت رکاوٹ بن جائے کہ وہ اپنے کفر یا ظلم کی وجہ سے حج کی اجازت نہیں دیتی تو پھر بھی اس شخص سے عدم ادائیگی حج کی وجہ سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر حج پر جانے والی عورت ہے تو اس کے لئے مزید دو شرطیں ہیں۔

۱۔ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔

۲۔ حالت عدت میں نہ ہو۔

یاد رہے کہ ان شروط کے مکمل ہونے ہی پر حج فرض ہو جاتا ہے اگر کسی کے پاس مالی طاقت ہے مگر وہ خود حج نہیں کر سکتا تو اس کو چاہئے کہ وہ کسی دوسرے کا خرچہ برداشت کر کے اس کو حج پر بھیج دے جو اس کی طرف سے مناسک حج ادا کرے اس کو حج بدل کہتے ہیں لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے والے نے پہلے اپنا حج ادا کیا ہو۔

مباحات احرام

بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جو عام حالات میں تو استعمال ہو سکتی ہیں یا وہ کام کئے جا سکتے ہیں لیکن احرام باندھنے کے بعد وہی چیزیں یا کام محرم کیلئے حرام قرار دے دی گئی ہیں۔ پہلے ان امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو حالت احرام میں جائز ہیں۔

ا۔غسل کرنا
۲۔سر اور بدن کھجلانا
۳۔مرہم پٹی کروانا
۴۔ادویات استعمال کرنا
۵۔آنکھوں میں سرمہ یا دوائی ڈالنا
۶۔احرام کی چادریں بدلنا
۷۔انگوٹھی گھڑی عینک پیٹی یا چھتری وغیرہ استعمال کرنا۔
۸۔بغیر خوشبو کے تیل یا صابن استعمال کرنا
۹۔سمندری شکار کرنا

ممنوعات احرام

بعض چیزیں احرام کی حالت میں منع ہیں
ا۔لڑائی جھگڑا
۲۔تمام گناہ اور نافرمانی کے کام
۳۔خوشبو لگانا
۴۔نکاح کرنا، کرانا یا نکاح کا پیغام بھجوانا یعنی منگنی وغیرہ کرنا۔
۵۔بیوی کے پاس جانا
۶۔خشکی کا شکار کرنا۔
۷۔شکاری کی مدد کرنا
۸۔شکار کیا ہوا جانور ذبح کرنا
۹۔بال یا ناخن کاٹنا

یہ امور تو مردوں اور عورتوں کو مشترکہ تھے مگر مردوں کیلئے تین چیزیں اور بھی منع ہیں
ا۔سلا ہوا کپڑا پہننا
۲۔سر پر ٹوپی پہننا یا پگڑی باندھنا
۳۔موزے یا جرابیں پہننا

اگر جوتا نہ ہونے کی صورت میں موزے پہننا پڑیں تو ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لیا جائے۔ اور دو چیزیں ایسی ہیں جو عورتوں کیلئے مشترکہ امور سے علاوہ منع ہیں
ا۔نقاب استعمال کرنا (عورتیں اپنی چادروں کو ہی اس طریقہ سے استعمال کرسکتی ہیں کہ پردہ بھی ہو جائے اور الگ سے نقاب کی شکل بھی نہ بنے
۲۔دستانے پہننا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے خاص فضل وکرم سے تمام مسلمانوں کو کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سیئات سے درگزر فرمائے اور حسنات کو قبول فرما کر اجر وثواب سے نوازے۔ جن کو حج کی توفیق ملی ہے۔ ان کو اس کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے

بقیہ: توسیع حرمین شریفین

ہیں۔ اس سرنگ کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ حرم سے باہر کھلی جگہوں پر نماز پڑھنے والوں اور ٹریفک کی آمد ورفت میں فاصلہ رکھا جائے۔ علاوہ ازیں گذشتہ سالوں کے دوران خادم الحرمین الشریفین کی ہدایات کی روشنی میں کئی ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے ان تمام سہولتوں کی فراہمی کا مقصد وحید ضیوف الرحمٰن کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنا اور شرعی فرائض وواجبات کی ادائیگی میں سہولتیں پیدا کرنا ہے۔

ان منصوبوں کے تحت مسعیٰ میں چھ پل تعمیر کئے گئے تاکہ سعی کیلئے جانے والوں اور واپس آنے والوں کو الگ الگ گذرگاہیں فراہم کی جاسکیں ان منصوبوں میں آب زم زم کو ٹھنڈا کرنے، مطاف میں گرمی کو جذب کرنے والے گرانقدر پتھروں کی فرش بندی اور کعبۃ اللہ کے اردگرد مطاف کی توسیع کے منصوبوں کی تکمیل سرفہرست ہے۔

(جاری ہے)

اور جو ابھی تک اس سعادت سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے
آمین یا رب العالمین۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اللهم وفقنا لما تحب وترضى

درخواست دعائے صحت

دار العلوم رحمانیہ فاروق آباد کے شیخ الحدیث اور معروف عالم دین فضیلۃ الشیخ مولانا محمد یحییٰ خلیق صاحب حفظہ اللہ کے پاؤں اور ٹخنے کی ہڈیوں کا آپریشن ہوا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر میں رو بصحت ہیں۔ الحمدللہ، تاہم زخم کافی گہرا ہے جس سے جسم میں کمزوری اور چلنا پھرنا محال ہے۔ اس لئے قارئین محترم اور تمام احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ الشیخ صاحب کیلئے خصوصی دل کی گہرائیوں سے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور ان کو مزید دین حنیف کی خدمت کرنے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین
نیز جماعت اہلحدیث کی معروف روحانی شخصیت حضرت مولانا حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی صاحب امیر مرکزیہ ضلع شیخوپورہ اور جماعت کے معروف خطیب حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب شیخوپوری نائب امیر مرکزیہ پاکستان کیلئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ تمام بزرگوں کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین ثم آمین

دعا گو: ادارہ ترجمان الحدیث فیصل آباد